ازعدالت عظمیٰ

اسٹیٹ بینک آف انڈیا

بنام

نانک چند جین

(پی۔بی۔گجیندر گڈکر، کے۔این۔وانچواور کے۔سی۔داس گپتا، جسٹسز)

صنعتی تنازعہ–ساستری ایوارڈ–برطرفی کے نوٹس کے بدلے ایک ماہ کی اجرت کی ادائیگی کا تقاضہ–تین ماہ کی اجرت کی ادائیگی–اگر کافی تعمیل ہو۔

مدعاعلیہ جواپیل کنندہ بینک کا ملازم تھا، اسے مؤخرالذکر کے پیسے کے غلط استعمال کے الزام سے بری کر دیا گیا۔لیکن اپیل کنندہ کی تحقیقات پر مدعاعلیہ کو لاپرواہی کا مجرم پایا گیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کی خدمات ختم کر دی جائیں۔اس فیصلے کے مطابق اسے اپنی خدمات کے خاتمے کے بارے میں مطلع کیا گیا اور اپیل کنندہ نے نوٹس کے بدلے تین ماہ کی تنخواہ اور الاؤنس کی پیشکش کی۔چونکہ اپیل کنندہ اور اس کے ملازمین کے درمیان صنعتی تنازعہ زیر التوا تھا، اس لیے سابق نے صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی دفعہ 33(2) کے تحت ٹریبونل میں اس کی کارروائی کی منظوری کے لیے درخواست دی۔ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ ساستری ایوارڈ کے پیرا 521(2)(سی) کے لحاظ سے نوٹس کے بدلے تین ماہ کی تنخواہ کی ادائیگی ایکٹ کے دفعہ 33(2) کی شق کے تحت ایک ماہ کی اجرت کی ادائیگی کے تقاضے کی تعمیل کے مترادف نہیں ہے۔بینک نے اس عدالت کی طرف سے دی گئی خصوصی اجازت پر موجودہ اپیل دائر کی۔

منعقد: طویل مدت کے لیے ادائیگی کو مختصر مدت کے لیے ادائیگی کو شامل کرنے کے لیے رکھا جانا چاہیے اور جہاں ساستری ایوارڈ کے پیرا 521(2)(سی) توضیعات کے تحت تین ماہ کی تنخواہ اور الاؤنس ادا کیے گئے تھے، دفعہ 33(2) کی شق کے تحت ایک ماہ کی اجرت کی مزید ادائیگی کی ضرورت نہیں ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1963: کی دیوانی اپیل نمبر126۔

1961 کے او پی نمبر 15 میں دہلی میں مرکزی حکومت کی لیبر عدالت کے 3اپریل 1962 کے حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے اٹارنی جنرل سی کے ڈیفتری، سالیسیٹر جنرل ایچ این سنیل، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل ایس وی گپٹے، کے بی مہتا، ایچ ایل آنند اور ودیا ساگر۔

جواب دہندہ کی طرف سے آنند پرکاش اور ایس این بھنڈاری۔

2 دسمبر 1963۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا۔ جسٹس مدعا علیہان نانک چند جین امپیریل بینک آف انڈیا کی آگرہ برانچ کے کیش ڈیپارٹمنٹ میں منی ٹیسٹر تھے۔ 20 دسمبر 1952 کو یہ پتہ چلا کہ 100 روپے کے نوٹوں کے 10 ٹکڑوں پر مشتمل ایک پیکٹ لاپتہ ہے جسے بینک کے ایک اور ملازم نے چھیڑا تھا اور اسے مدعا علیہ کے حوالے کیا تھا۔ اس سلسلے میں مدعا علیہ اور بینک کے چار دیگر ملازمین پر مقدمہ چلایا گیا، سیشن عدالت میں مقدمہ ان کے بری ہونے کے ساتھ ختم ہوا اور مدعا علیہ کو شک کا فائدہ دیا گیا۔ اس کے بعد 10 دسمبر 1954 کو بینک نے مدعا علیہ پر لاپرواہی اور ڈیوٹی میں لاپرواہی کا الزام لگاتے ہوئے فرد جرم پیش کی۔ انکوائری کی گئی اور انکوائری افسر نے مدعا علیہ کے خلاف الزام ثابت پایا۔ انکوائری آفیسر کی رپورٹ پر غور کرنے پر بینک نے 16 مئی 1955 سے تین ماہ کی تنخواہ اور الاؤنس ادا کر کے ان کی خدمات ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ مدعا علیہ کو مجوزہ سزا کی نوعیت کے حوالے سے مزید سماعت دی گئی اور اس کے بعد 16 مئی 1955 کو کاروبار کے اختتام سے اس کی خدمات ختم کر دی گئیں۔ انکوائری کی کارروائی کے جواز کو مدعا علیہ نے اس بنیاد پر چیلنج کیا تھا کہ اسے اپنی پسند کے یونین اہلکار کے ذریعے نمائندگی کے لیے مناسب سہولت نہیں دی گئی تھی اور بالآخر لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے اس فیصلے کے بعد کہ ملازم کے پاس ان افراد کے انتخاب کے حوالے سے ایک نااہل آپشن تھا جو محکمہ جاتی انکوائری میں اس کی نمائندگی کریں گے، اس کی خدمات ختم کرنے کے حکم کو واپس لینے کے بعد ایک نئی انکوائری کی گئی تھی۔ یہ نئی انکوائری 21 اور 22 نومبر 1956 کو کی گئی تھی، اس موقع پر بھی انکوائری افسر نے مدعا علیہ کے خلاف الزامات کو ثابت پایا۔ رپورٹ پر غور کرنے کے بعد اور مدعا علیہ کو وجہ بتانے کا موقع دینے کے بعد کہ نوٹس کے بدلے تین ماہ کی تنخواہ کی ادائیگی پر اس کی خدمات کو ختم کرنے کی مجوزہ سزا اس پر کیوں نہیں لگائی جانی چاہیے، بینک نے نومبر 1960 میں ساستری ایوارڈ کے پیراگراف 521(2)(سی) کے لحاظ سے نوٹس کے بدلے اسے تین ماہ کی تنخواہ دے کر اس کی خدمات ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔

چونکہ اس وقت بینک اور اس کے ملازمین کے درمیان صنعتی تنازعہ قومی صنعتی ٹریبونل کے سامنے زیر التوا تھا، اس لیے بینک نے 21 نومبر 1960 کو صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 33(2) کے تحت اس ٹریبونل کو مدعا علیہ کی خدمات ختم کرنے میں اپنی کارروائی کی منظوری کے لیے درخواست دی۔ یہ درخواست دینے سے پہلے بینک نے مدعا علیہ کو 4 نومبر 1960 کے اپنے خط کے ذریعے اس کی خدمات ختم کرنے کے اپنے فیصلے سے آگاہ کیا تھا اور تین ماہ کے لیے اس کی تنخواہ اور الاؤنس کے طور پر روپے 450.71 کے لیے ادائیگی کا آرڈر دیا تھا۔ قومی صنعتی ٹریبونل نے اس درخواست کو نمٹانے کے لیے مرکزی حکومت، دہلی کی لیبر عدالت میں منتقل کر دیا۔ اس درخواست کی مزاحمت کرتے ہوئے مدعا علیہ نے دیگر باتوں کے ساتھ دعوی کیا کہ اسے دفعہ 33(2) کی شق کے تحت مطلوبہ ایک ماہ کی اجرت نہیں دی گئی ہے اور اس لیے درخواست کو مسترد کر دیا جانا چاہیے۔ صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 33اے کے تحت مدعا علیہ کی طرف سے دہلی میں مرکزی حکومت کی لیبر عدالت کے سامنے ایک درخواست بھی دائر کی گئی تھی، جس میں شکایت کی گئی تھی کہ بینک نے توضیعات خلاف ورزی کی ہے۔ 33اے سے شرط کے تحت مطلوبہ ایک ماہ کی تنخواہ ادا نہ کر کے۔ بینک نے اس درخواست کی مخالفت کی جس میں کہا گیا کہ درخواست قابل عمل نہیں ہے اور اس کی طرف سے کی گئی کارروائی قانونی اور جائز ہے۔ بینک کی طرف سے زور دیا

گیا کہ دفعہ 33(2) کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے جیسا کہ ملازم نے الزام لگایا ہے کیونکہ تین ماہ کی تنخواہ اور الاؤنس ادا کیے گئے ہیں۔ لیبر عدالت نے فیصلہ دیا کہ ساستری ایوارڈ کے پیرا 521(2)(سی) کے لحاظ سے تین ماہ کی تنخواہ کی ادائیگی دفعہ 33(2) کی شرط کے تحت ایک ماہ کی اجرت کی ادائیگی کے تقاضے کی تعمیل کے مترادف نہیں ہے۔ اس نے اس کے مطابق فیصلہ دیا کہ دفعہ 33 اے کے تحت درخواست قابل عمل ہے اور دیگر مسائل پر مزید سماعت کے لیے درخواست کو بعد کی تاریخ میں طے کیا۔

جب بینک کی طرف سے صنعتی تنازعہ ایکٹ کی دفعہ 33(2)(بی) کے تحت دائر درخواست عدالت سامنے سماعت کے لیے آئی تو صدارت آفیسر مسٹر ویاس نے خود کو اپنے پیشرو مسٹر کرشنا مورتی کے فیصلے کا پابند قرار دیا۔ دفعہ 33 اے کے تحت درخواست میں کہا گیا کہ شرط کے تحت ایک ماہ کی تنخواہ کی ادائیگی کے اس تقاضے کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ اس کے مطابق، اس نے مدعا علیہ کی خدمات ختم کرنے کی منظوری کے لیے بینک کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ یہ اس حکم کے خلاف ہے کہ موجودہ اپیل بینک کی طرف سے خصوصی اجازت کے ذریعے دائر کی گئی ہے۔

ہمارے غور کے لیے واحد سوال یہ ہے کہ جب ساستری ایوارڈ کے پیرا 521(2)(سی) کے لحاظ سے تین ماہ کی تنخواہ کی ادائیگی کی گئی ہے، تو کیا یہ کہنا درست ہے کہ دفعہ 33(2) کی شق کے تحت ایک ماہ کی تنخواہ کی ادائیگی کے تقاضے کی تعمیل نہیں کی گئی ہے؟ بینک کی جانب سے یہ گزارش کی جاتی ہے کہ یہ سوچنا غیر معقول ہے کہ پہلے سے ادا کی گئی تین ماہ کی تنخواہ میں شرط کے تحت درکار ایک ماہ کی اجرت شامل نہیں تھی۔ دوسری طرف، مدعا علیہ کی جانب سے پیش ہونے والے ماہر وکیل کا مؤقف ہے کہ ساستری ایوارڈ کے پیراگراف 521(2)(سی) میں فراہم قابل تین ماہ کی تنخواہ اور الاؤنس کی ادائیگی کا مقصد دفعہ 33(2) کی شق میں ایک ماہ کی اجرت کی ادائیگی سے مختلف ہے۔ اس دلیل کی حمایت میں اس نے پیرا 521(2)(سی) میں اس ادائیگی کے حوالے سے شق کے الفاظ کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی ہے۔ یہ الفاظ یہ ہیں کہ "وہ نوٹس کے بدلے صرف تین ماہ کی تنخواہ اور وظیفہ کے ساتھ سروس ختم کرنے کا ذمہ دار ہوگا" قابل وکیل کے مطابق اس شق میں "نوٹس کے بدلے میں" الفاظ کا استعمال دفعہ 33(2) کی شق میں فراہم کردہ ادائیگی کے کردار میں فرق کی نشاندہی کرتا ہے اور یہ واضح طور پر نوٹس کے بدلے میں نہیں ہے۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ پیرا 521(2)(سی) میں "نوٹس کے بدلے میں" الفاظ کی وہ اہمیت نہیں ہے جو قابل مشیران سے منسوب کرتے ہیں۔ ہمیں نہیں لگتا کہ ساستری ایوارڈ کا مقصد یہ تھا کہ ایسے ملازم کو تین ماہ کی تنخواہ اور الاؤنس ادا کیے بغیر تین ماہ کا نوٹس دے کر اس کی خدمات ختم کی جا سکتی ہیں۔ اگرچہ "نوٹس کے بدلے میں" الفاظ استعمال کیے گئے ہیں لیکن یہ واضح ہے کہ ملازمت کے خاتمے کی ایسی ہر صورت میں تین ماہ کی تنخواہ اور وظیفہ ادا کرنے ہوتے ہیں۔ اس لیے اس شق کو بنانے کا مقصد وہی معلوم ہوتا ہے جو شرط میں ہے، یعنی ملازم کو کچھ مالی مدد دینا۔ یہ سمجھنا مشکل ہے کہ اس لیے پیرا 521(2)(سی) کے تحت ادا کی جانے والی تین ماہ کی تنخواہ اور الاؤنس کو کم مدت کے لیے تنخواہ شامل کرنے کے لیے کیوں نہیں رکھا جانا چاہیے جیسا کہ دفعہ 33(2) کی شق کے تحت فراہم کیا گیا ہے۔

ہماری رائے میں، طویل مدت کے لیے ادائیگی کو مختصر مدت کے لیے ادائیگی کو شامل کرنے کے لیے رکھا جانا چاہیے اور جہاں پیرا 521(2)(سی) توضیعات کے تحت تین ماہ کی تنخواہ اور الاؤنس ادا کیے گئے تھے، دفعہ 33(2) کی شق کے تحت ایک ماہ کی اجرت کی مزید ادائیگی کی ضرورت نہیں ہے۔

اس لیے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ لیبر عدالت نے دفعہ 33(2) کے تحت بینک کی درخواست کو اس بنیاد پر مسترد کرنے میں غلطی کی کہ ایک ماہ کی اجرت کی ضرورت یا ادائیگی کی تعمیل نہیں کی گئی تھی۔

اس کے مطابق، ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں، لیبر عدالت کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور ہدایت دیتے ہیں کہ دفعہ 33(2) (بی) کے تحت درخواست کو میرٹ پر نمٹا دیا جائے۔

اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.06.12 11:28
I attest to the accuracy and integrity of this document